# ہمارا بہار

بچو! آج ہم صوبہ بہار کے شہروں کی سیر کرتے ہیں۔ ان شہروں کی اپنی اپنی اہمیت ہے۔ کچھ پرانے زمانے کے ہیں اور کچھ نئے زمانے میں بسائے گئے ہیں۔ ہمارا بہار ہندستان کا ایک بہت ہی قدیم تاریخی صوبہ ہے۔ جہاں بہت ساری تاریخی جگہیں ہیں انہیں دیکھنے کے لئے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ شاید تم نے بھی دیکھا ہو! لیکن چلو! آج ایک بار پھر دیکھو ہمارے ساتھ۔ ہم تمہیں نہ صرف مشہور شہروں اور تاریخی جگہوں پر لے چلیں گے بلکہ ان کے بارے میں ضروری باتیں بھی بتائیں گے۔

لو سنو! ہمارے صوبہ بہار کا ایک حصہ ہمالیہ پہاڑ کی ترائی سے ملتا ہے جسے شمالی یعنی اُتری بہار کہا جاتا ہے۔ اسی ترائی میں نیپال نام کا ایک دیش ہے جس کی چھوٹی سی ریاست میں راجہ شدودھن کے گھر سدھارتھ پیدا ہوئے جو بعد میں گوتم بدھ کہلائے۔ دوسرے حصے کو جنوبی یعنی دکھنی بہار کہا جاتا ہے۔ دونوں یعنی اتری اور دکھنی بہار کے بیچ ہزاروں سال قبل سے گنگا ندی بہتی چلی آرہی ہے۔ اس صوبے میں کئی زبانیں بولی جاتی ہیں اور کئی رنگ کے لوگ ملتے اور بستے ہیں۔ لیکن سب مل جُل کر صوبہ بہار کی ترقی میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ بہار کے مشہور مقامات میں گیا، نوادہ، مظفر پور، دربھنگہ، سیتامڑھی، بتیا، راجگیر، بہار شریف، اورنگ آباد، نالندہ، پٹنہ، آرہ، سہسرام وغیرہ ہیں۔ آج سے ہزاروں سال قبل یہ مگدھ کہلاتا تھا اور اپنی شہنشاہیت، دست کاری، تجارت، علم وہنر اور گیان کے لئے ساری دنیا میں مشہور تھا۔

**پٹنہ:** تو چلو! ہم اپنی سیر کا آغاز مگدھ کی قدیم راجدھانی پاٹلی پترا یعنی پٹنہ سے کرتے ہیں۔ اس شہر کا قدیم نام ''کسم پورا یا پشپ پورا'' ہے۔ مطلب ہے پھولوں کا شہر۔ کہتے ہیں کسی زمانے میں

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ایک راجہ تھا جس کا نام پتراکا تھا۔ اسی نے اپنی رانی ''پٹالی کے لئے جادوئی طریقے سے اس شہر کو بسایا تھا۔ اس لئے اس شہر کا نام پاٹلی پترا پڑا۔ گنگا ندی کے کنارے پورب سے پچھم میں بسا ہوا یہ شہر بے حد لمبا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ سے چھ سو برس پہلے راجہ'' آجات شترو'' نے مگدھ راج کی راجدھانی بنایا تھا۔ اس کے بعد چندر گپت موریہ اور سمراٹ اشوک کے زمانے تک یہ شہر برابر ترقی کرتا رہا۔ ''اگم کنواں'' علاقہ جانے والی سڑک پر کمہرار نامی جگہ میں کھدائی سے پتہ چلتا ہے کہ عظیم شہر پاٹلی پترا اسی اطراف میں تھا۔ کھدائی میں چندر گپت کے دربار ہال اور دوسری عمارتوں کے آثار ملے ہیں۔ مغلوں کے زمانے میں شہنشاہ اورنگ زیب کے پوتے عظیم الشان کے نام پر اس شہر کا نام عظیم آباد پڑا۔ شہر کا پوربی حصہ آج بھی اسی نام سے جانا جاتا ہے۔ اس حصہ میں سکھوں کا گرودوارہ تخت ہر مندر صاحب بھی ہے۔ سکھوں کے دسویں گرو گرو گووند سنگھ جی اسی شہر عظیم آباد میں پیدا ہوئے تھے۔ پورب کی طرف شہر کے آخری حصہ میں ہندستان کے نامور حکمراں شیر شاہ سوری کے بنوائے ہوئے قلعہ کا کچھ حصہ گنگا ندی کے کنارے موجود ہے اور اب جالان کا میوزیم کہلاتا ہے۔ قریب ہی ایک بڑی شاہی مسجد ہے جو مدرسہ مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ شیر شاہ کے دور حکومت میں وہاں ایک عظیم الشان مدرسہ طلبا کی رہائش گاہ کے ساتھ تھا۔ جہاں دور دراز کے ہزاروں طلبا حصول علم کے لیے آیا کرتے تھے۔

پٹنہ (عظیم آباد) کے محلّہ لودی کٹرہ میں عظیم شاعر حضرت راسخ عظیم آبادی کا مزار ہے۔ محلّہ حاجی گنج واقع لنگر ٹولی گلی پٹنہ سیٹی (عظیم آباد) میں ہندو پاک کے نامی گرامی شاعر اور ادیب حضرت شاد عظیم آبادی سپرد خاک ہیں۔ جہاں ہر سال جنوری میں شعروادب کی محفلیں جمتی ہیں۔ ایک تاریخی اور قدیم مسجد محلّہ سلطان گنج کے نزدیک ہے جو پتھر کی مسجد کے نام سے مشہور ہے یہ مسجد شہنشاہ جہانگیر کے بیٹے شہزادہ پرویز کی بنوائی ہوئی ہے جو بہار کا گورنر تھا۔ کہا جاتا ہے کہ قدیم مندر پٹن دیوی جو محلّہ گلزار باغ میں واقع ہے اسی کے نام پر اس شہر کا نام پٹنہ پڑا۔ انگریزوں نے اپنے راج میں شہر کے

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مغربی حصے میں سکریٹیریٹ، اسمبلی، کونسل ہال، گورنر ہاؤس، ہائی کورٹ، جنرل پوسٹ آفس، ریلوے اسٹیشن اور سرکاری رہائشی بنگلے کو مزید وسعت دی۔

اردو، عربی، فارسی اور مخطوطات و نایاب کتابوں کا ایک عظیم الشان علمی مرکز خدابخش اورینٹل پبلک لائبریری ہے۔ جو قلب شہر میڈیکل کالج اور پٹنہ یونیورسٹی کے نزدیک واقع ہے۔ صرف ہندستان ہی نہیں بلکہ دنیا کے کونے کونے سے لوگ اس لائبریری میں آتے ہیں۔ اور مرحوم خدابخش خاں کے اس عظیم اور بےنظیر علمی خزانے سے فائدے اٹھاتے ہیں۔

قدیم پٹنہ کے بدھ مارگ پر ایک عجائب گھر (میوزیم) بھی ہے۔ جہاں قدیم یادگاریں محفوظ ہیں۔ اسی کے پاس نونہالوں کی درسی کتابوں کے چھاپنے کا سرکاری ادارہ بہار اسٹیٹ ٹکسٹ بک پبلشنگ کارپوریشن بھی ہے۔ گنگا ندی کے کنارے لڑکیوں کے سرکاری ہائی اسکول کے سامنے گول گھر ہے جسے اناج رکھنے کے لیے بنایا گیا تھا۔ سکریٹریٹ کے سامنے ان سات شہیدوں کی یادگاریں بنائی گئی ہیں جو ۱۹۴۲ء کی تحریک آزادی میں سکریٹریٹ کے ٹاور پر ترنگا لہرانے کے جرم میں انگریزوں کی گولیوں کا نشانہ بنے تھے۔ اسے شہید اسمارک کہا جاتا ہے۔

**بہار شریف:** یہ شہر پٹنہ سے ۹۷ کیلومیٹر کی دوری پر جنوب کی جانب واقع ہے۔ ۱۴ویں صدی سے ۱۶ویں صدی تک یہ صوبہ بہار کا دارالسلطنت تھا۔ یہاں مشہور صوفی بزرگ حضرت مخدوم شرف الدین یحیٰ منیریؒ کا مزار ہے۔ یہ بزرگ فیروز شاہ تغلق کے زمانے میں بہار شریف آئے تھے۔ بہار شریف کی پہاڑی پر ایک بزرگ حضرت ملک بیا کا بھی مزار ہے۔ یہ بختیار خلجی کے ساتھ آئے تھے۔

**چمپارن:** (بتیا) چمپارن بہار کا ایک مشہور تاریخی مقام ہے۔ اسے مہرشی بالمیکی کی سرزمین کہا جاتا ہے۔ ملک کی آزادی کی لڑائی مہاتما گاندھی نے چمپارن سے ہی شروع کی تھی۔ آگے چل کر یہی تحریک پورے دیس میں چلی۔ یہاں بھیتروا آشرم، بتیا، موتیہاری، اور بالمیکی نگر جیسے مقامات اپنی تاریخی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہاں کی پرانی عمارات میں نندن گڑھ، چانکی گڑھ اور اشوک کا لاٹ مشہور

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہے۔ بتیا کا مینا بازار شمالی بہار کا سب سے بڑا بازار ہے۔ اس میں ضرورت کی تمام چیزیں ایک ہی جگہ بہ آسانی دستیاب ہو جاتی ہیں۔ یہ بتیا راج کے مہاراجہ کا بنوایا ہوا ہے۔

**پاوا پوری:** یہ جگہ بہار شریف اور نوادہ کے درمیان ہے۔ یہاں کمل کے پھولوں سے بھرا ہوا تالاب ہے۔ تیرتھنکر مہاویر نے اسی جگہ نروان حاصل کیا تھا۔ اس لئے جین دھرم والوں کے لیے یہ جگہ بہت مقدس ہے۔

**نالندہ:** بہار شریف اور راجگیر کے درمیان ایک قدیم تاریخی جگہ ہے۔ یہاں ایک بہت بڑی یونیورسٹی تھی جس کی بنیاد پانچویں صدی عیسوی میں رکھی گئی اور جو بارہویں صدی عیسوی تک قائم رہی۔ یہاں چین، جاپان، برما، شیام (لنکا) اور دیگر دور دراز ملکوں سے طالب علم آیا کرتے تھے۔ مشہور چینی سیاح ہیون سانگ نے یہاں تعلیم حاصل کی تھی اور استاد کی حیثیت سے بھی رہا۔ کہتے ہیں کہ اس یونیورسٹی میں دس ہزار طلبا اور دو ہزار اساتذہ ہمیشہ رہا کرتے تھے۔ کھدائی میں اشوک، کمار گپت اور ہرش وردھن کے زمانہ کی بہت ساری چیزیں نکلی ہیں جو یہاں کے میوزیم میں موجود ہیں۔

**راجگیر:** مہابھارت کے زمانے کا یہ شہر نالندہ سے سترہ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ قدیم نام راج گرہ ہے۔ یہ چھوٹا سا شہر تین اطراف سے ہری بھری پہاڑیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اس شہر کی اہمیت تاریخی بھی ہے اور مذہبی بھی۔ جین اور بدھ مذہب کی بنیاد اسی شہر میں پڑی۔ ایک اونچی پہاڑی جس کا نام گدھر کٹ ہے بودھ دھرم والوں کیلئے بہت مقدس ہے۔ اس کی چوٹی پر سدھارتھ بہت دنوں تک گیان دھیان میں بیٹھے رہے۔ حکومت جاپان کی طرف سے اس پہاڑی پر جانے کے لیے ایریل روپ وے (Airial Rope way) بنایا گیا ہے جس سے زائرین کو چوٹی تک پہنچنے میں سہولت ہوگئی ہے۔ مہاویر نے اپنی زندگی کے چودہ سال نالندہ اور راجگیر میں گزارے تھے۔ مخدوم کنڈ پہاڑی کی چوٹی پر انہوں نے اپنا اپدیش دیا۔ سورن بھنڈار کے بارے میں مشہور ہے کہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

یہاں راجہ بمبسار کا خزانہ پوشیدہ ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ بھنڈار صرف ایک بڑی چٹان کو کاٹ کر بنایا گیا ہے۔ قریب ہی وہ تاریخی جگہ ہے جہاں بھیم اور جراسندھ میں ۲۱ دنوں تک لڑائی ہوئی تھی ۔ یہ جگہ جراسندھ کا اکھاڑا کہلاتی ہے۔ مہابھارت کے زمانے میں موریہ اور گپت عہد کے بہت سارے آثار اس شہر میں موجود ہیں۔ راجگیر اپنے گرم پانی کے لئے مخدوم کنڈ کافی مشہور ہے۔

**کنڈل پور:** ایک گاؤں ہے جو راجگیر سے اٹھارہ کیلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں کمل کے پھولوں کے دو تالاب ہیں جین دھرم کے دیگامبر فرقے کا کہنا ہے کہ مہابیر یہیں پیدا ہوئے تھے۔

**نوادہ:** یہ ایک چھوٹا سا شہر ہے۔ یہیں سے ککولت پہاڑیوں کو راستہ جاتا ہے۔ ککولت اپنے خوبصورت نظاروں اور آبشاروں کے لیے مشہور ہے۔ یہ ایک طرح سے تفریحی مقام ہے۔

**گیا:** مذہبی اور تاریخی حیثیت سے یہ شہر مشہور ہے۔ نوادہ سے اس کا فاصلہ ۳۶ کیلومیٹر ہے۔ یہ شہر پھلگو ندی کے کنارے آباد ہے۔ یہاں وشنو کا ایک قدیم مندر ہے۔ آسن کے مہینے میں ہندو یہاں اپنے باپ دادا کی آتما کی شانتی کے لیے پنڈ دان کرتے ہیں۔ اس شہر کے اطراف میں کئی پہاڑیاں ہیں جن کی الگ الگ مذہبی حیثیت ہے۔ ۳۲ کیلومیٹر کے فاصلے پر جنوب کی طرف ناگ ارجن کی پہاڑیاں ہیں جن کا سلسلہ راجگیر تک چلا گیا ہے۔ ان پہاڑیوں میں اشوک کے وقت کی گپھائیں ہیں جو پتھروں کو کاٹ کر اندر ہی اندر بڑی صفائی اور مہارت سے بنائی گئی ہیں۔

**بودھ گیا:** یہ مقام گیا شہر سے ۱۲ کیلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ راجکمار سدھارتھ کو یہیں ایک پیپل کے درخت کے نیچے گیان ملا تھا اور وہ گوتم بودھ کہلانے لگے۔ اس مقام پر گوتم بدھ نے اپنے بھکتوں کے ساتھ ایک عرصہ گزارا تھا۔ اس لئے یہاں کا چپہ چپہ بودھ دھرم والوں کے لیے محترم ہے۔ یہاں اشوک کا بنوایا ہوا ایک قدیم مندر ہے۔ اس کے اردگرد چین، تبت، جاپان، برما، تھائی لینڈ اور لنکا کی حکومتوں کے بنوائے ہوئے خوبصورت مندر ہیں۔

**سہسرام:** گیا سے مغرب کی سمت تقریباً ۱۲۰ کیلومیٹر کی دوری پر تاریخی شہر سہسرام ہے۔

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

فرید خان اسی شہر کے رہنے والے تھے۔ جنہوں نے شیر شاہ کے نام سے ہندستان پر پانچ سال تک حکومت کی تھی۔ ان کی بنوائی ہوئی مشہور سڑک بنگال سے پیشاور تک چلی گئی ہے جو تجارتی لحاظ سے بہت اہمیت رکھتی ہے۔ اس سڑک کا نام گرینڈ ٹرینک روڈ ہے۔ شیر شاہ کا مقبرہ اسی شہر میں ایک بڑے تالاب کے بیچ میں واقع ہے۔ یہ مقبرہ لال پتھروں سے بنایا گیا ہے۔ اور پٹھان طرز تعمیر کا بہترین نمونہ ہے۔ شیر شاہ کے والد حسن خان سوری کا مقبرہ بھی اسی شہر میں ہے۔ صفدر جنگ کے قلعے کے کچھ حصے باقی بچے ہیں جہاں اب سبزی منڈی ہے۔ شہر سے کچھ دوری پر کیمور کی پہاڑیوں کا سلسلہ ہے۔

**رُہتاس**: یہ تاریخی مقام سہسرام سے تقریباً ۴۰ کیلو میٹر مشرق میں واقع ہے۔ شہنشاہ اکبر کے زمانے میں یہ بستی آباد ہوئی تھی اس لئے اس کا نام اکبر پور بھی ہے۔ بستی کے ایک طرف سون ندی ہے اور ایک طرف کیمور کی پہاڑیاں ہیں۔ ان کا سلسلہ پھیلتا ہوا کوہ بندھیاچل سے مل جاتا ہے۔ اس پہاڑ کی بلندی پر راجہ مان سنگھ کا بنوایا ہوا قلعہ ابھی تک اچھی حالت میں موجود ہے۔ پہاڑ کا اوپری حصہ بالکل (چورس) مسطح ہے۔ اس لئے آبادی خاصی ہے، کئی مقبرے ہیں۔ کھیتی باڑی بھی ہوتی ہے۔ برسات کے دنوں میں میلہ لگتا ہے اور خوب تفریح ہوتی ہے۔

**آرہ**: یہ شہر پٹنہ سے مغرب کی طرف ۵۰ کیلو میٹر کی دوری پر ہے۔ آرہ ایک قدیم شہر ہے اس کی شہرت بابو کنور سنگھ کی وجہ سے ہے۔ وہ قریب کے گاؤں جگدیش پور کے رہنے والے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں انہوں نے انگریزوں سے زبردست لوہا لیا تھا۔

**منیر شریف**: آرہ سے جب ہم سڑک کے راستے پٹنہ کی طرف آتے ہیں تو ایک قدیم تاریخی شہر منیر شریف ملتا ہے جو اب ایک قصبہ رہ گیا ہے۔ بختیار خلجی نے چھٹی صدی عیسوی میں اس شہر پر قبضہ کیا تھا۔ اس قصبہ میں حضرت مخدوم دولتؒ کا مقبرہ ہے جو فن تعمیر کے لحاظ سے دیکھنے کے قابل ہے۔

**ویشالی**: پٹنہ سے قریب گنگا کے پار ایک چھوٹا سا شہر ہے حاجی پور، یہاں سے ۳۵ رکیلو میٹر دور کھدائی میں ایک قدیم شہر ویشالی کے آثار ملے ہیں۔ رامائن میں جس راجہ وشال کی کہانی بیان کی گئی

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

ہے۔انہیں کے نام پر یہ شہر آباد ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح سے چھ سو برس قبل یہاں دنیا کی پہلی جمہوری حکومت قائم ہوئی تھی۔ ۵۷۰ قبل مسیح وردھمان مہاویر اسی شہر میں پیدا ہوئے تھے۔ گوتم بدھ بھی اس شہر میں کئی بار آئے تھے اور ان کا آخری وعظ بھی ویشالی کے قریب کولہو نامی مقام پر ہوا تھا لہٰذا جین اور بودھ دونوں مذہب والوں کے لیے یہ شہر قابل احترام ہے۔کھدائی میں مہاتما بدھ کی بہت ساری مورتیاں ملی ہیں۔ راجہ وشال کے قلعے کا ایک حصہ بھی ملا ہے۔ ماہرین آثار قدیمہ کا کہنا ہے کہ یہ اسمبلی ہال تھا جس میں سات ہزار لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔

**مظفر پور**: شمالی بہار کا ایک بڑا تجارتی شہر ہے۔نوابین اودھ کے وقت میں یہ علاقہ ترہت کے ایک جاگیر دار مظفر جنگ کے ماتحت تھا۔ان ہی کے نام پر یہ شہر آباد ہوا۔اس سے مغرب کی جانب چمپارن کا ایک بڑا علاقہ ہے جو کبھی نیل کی کھیتی کے لیے مشہور تھا۔اور جہاں سے مہاتما گاندھی نے تحریک شروع کی تھی۔

**سیتامڑھی**: یہ ایک تجارتی شہر ہے۔ نیپال کی سرحد یہاں سے قریب ہے۔اسی شہر کی زمین سے سیتا جی نکلی تھیں جو جنک پور کے راجہ کی بیٹی کہلائیں۔ایودھیا کے راجہ دشرتھ کے بڑے بیٹے رام چندر جی کے ساتھ ان کی شادی ہوئی تھی۔

جنوب مشرق میں بھاگل پور، صاحب گنج اور راج محل نام کے قابل ذکر شہر ہیں۔ بھاگل پور اپنی ریشم کی صنعت کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ یہاں کی انٹی کی چادریں بھی بہت مشہور ہیں۔ راج محل کے قریب قدیم زمانے کے وکرم شیلا کے آثار ملے ہیں۔

بچو!تم نے صوبہ بہار کی تقریباً سیر کرلی اب بتاؤ تمہیں یہ سیر کیسی لگی؟ تم نے اپنے بزرگوں کے کارنامے دیکھے ان کا وقت گزر چکا اب تمہارا وقت ہے۔تم ان سے بھی بڑھ کر اپنے کارنامے دکھاؤ اور اپنے ملک کی شان بڑھاؤ۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

# مشق

## پڑھیے اور سمجھیے

| | | |
|---|---|---|
| ترائی | - | نشیبی علاقہ (پہاڑ کے نیچے کا علاقہ) |
| دست کاری | - | ہاتھ سے کئے جانے والے کام |
| قبل | - | پہلے |
| قدیم | - | بہت پرانا |
| حکمراں | - | راجا، بادشاہ |
| رہائش گاہ | - | رہنے کی جگہ، گھر |
| جنوب | - | دکھن |
| دارالسلطنت | - | راجدھانی |
| صوفی | - | بزرگ، اللہ والے |
| دیگر | - | دوسرا |
| زائرین | - | مذہبی مقامات کی زیارت کرنے والے |
| عہد | - | زمانہ |
| فرقہ | - | گروہ |
| آبشار | - | جھرنا |
| مقام | - | جگہ |
| مقبرہ | - | وہ عمارت جس میں کسی کی قبر موجود ہو |
| آثار | - | بچے ہوئے نشانات |

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مشرق - پورب

ق م۔قبل مسیح - عیسیٰ مسیح کی پیدائش سے پہلے کا زمانہ قبل مسیح (ق م) کہلاتا ہے۔

## غور کرنے کی باتیں:

آپ نے اس سبق میں پڑھا کہ صوبہ بہار کی اپنی خاص اہمیت ہے۔ یہ ہمارے ملک کا ایک بہت قدیم صوبہ ہے۔ یہاں کے تاریخی مقامات دیکھنے کے لیے دور دور سے لوگ آتے ہیں۔ ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کی سیر کے لیے یہاں کی عمارات، قدرتی مناظر اور یہاں کے پرانے شہر بہت کشش رکھتے ہیں۔

## صحیح جملوں پر (✓) اور غلط جملوں پر غلط (✗) کا نشان لگایئے:

۱۔ بہار ہندستان کا بہت پرانا صوبہ ہے۔

۲۔ صوبہ بہار کا ایک حصہ اراولی پہاڑ کی ترائی سے ملتا ہے

۳۔ نیپال نام کا ایک شہر ہے۔

۴۔ یہاں جمنا ندی بہتی ہے۔

۵۔ پٹنہ، راجگیر، بہار شریف، نالندہ اور بتیا بہار کے تاریخی شہر ہیں۔

## ذیل کے لفظوں سے جملے بنایئے:

قدیم گنگا مسجد جنوب مزار گول گھر سیاح نامی

## مترادف الفاظ لکھیے:

دنیا مشہور ترقی عظیم لڑائی آبشار ہمیشہ

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)

مذکر اور مؤنث الفاظ کو الگ کیجیے:

علم دنیا جگہ مقام صوبہ سڑک آزادی زمانہ

مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھیے:

۱۔ سدھارتھ کہاں پیدا ہوئے تھے؟

۲۔ گنگا ندی کہاں بہتی ہے؟

۳۔ پٹنہ کا قدیم نام کیا تھا؟

۴۔ حضرت مخدوم شرف الدین یحییٰ منیری کا مزار کہاں ہے؟

۵۔ کیمور کی پہاڑیاں کہاں ہیں؟

آپ پچھلی جماعت میں ضمائر کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ نیچے دی گئی عبارت سے ضمیر غائب، ضمیر حاضر، ضمیر متکلم تلاش کر کے ان کی فہرست اپنی کاپی میں لکھیے۔

ہمارا بہار ہندستان کے چند ایسے صوبوں میں شمار ہوتا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پٹنہ میں شہزادہ پرویز کی بنوائی ہوئی قدیم تاریخی مسجد ہے۔ شہزادہ پرویز جہانگیر کا بیٹا تھا۔ وہ بہار کا گورنر تھا۔ اگر تم نے پٹنہ دیکھا ہے تو یہ مسجد ضرور دیکھی ہوگی۔ ہمیں اپنے صوبے بہار پر فخر ہے۔

## خود کرنے کے لیے

☆ صوبہ بہار کے تاریخی مقامات کی تصویریں جمع کیجیے۔ بہار کا نقشہ حاصل کر کے ان میں دیکھیے کہ نالندہ، راجگیر اور چمپارن کہاں ہیں۔

☆ آپ نے بہار کے کون کون سے تاریخی مقامات کی سیر کی ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

-☆-

© copyright reserved to BSTBPC, Government of BIHAR (www.bstbpc.gov.in).
Publishing web/app/books will be a crime. Published by Abdiel Solutions (www.absol.in)